FEDERAL BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION H-8/4, ISLAMABAD

اردو نصاب برائے ہانگ کانگ طلبہ

اردو (انٹر نیشنل)

- یہ نصاب امتحان برائے 2025 کیلئے نافذ العمل ہے اور فیڈرل بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی سرکاری ویب سائیٹ پر دستیاب ہے۔

Version 1

We work for Excellence

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تدریس اردو کے اہداف و مقاصد، قومی نصاب اردو 2006	1
2	اردو (اے ایس لیول) تدریسی مقاصد	3
3	تقابلی جائزے کا خلاصہ	3
4	نمونے کے موضوعات	4
5	موضوعات کی مزید رہنمائی	5
6	مجموعی جائزہ سکیم (برائے اے ایس لیول اردو)	6
7	پرچہ: پڑھنا اور لکھنا	7
8	نمبرات کی تقسیم کا خلاصہ	7
9	نمبرات کی درجہ بندی / مارکنگ سکیم	8
10	پرچہ: مضمون نویسی	11
11	نمبرات کی درجہ بندی / مارکنگ سکیم	12
12	ماڈل پیپر اردو (اے ایس لیول) پرچہ: پڑھنا اور لکھنا	13
13	ماڈل پیپر اردو (اے ایس لیول) پرچہ: مضمون نویسی	25

اردو (انٹر نیشنل) اور اعلیٰ ثانوی سطح پر پڑھائے جانے والی اردو (لازمی) کا تقابلی جائزہ بمطابق قومی نصاب اردو 2006

اردو (انٹر نیشنل) اور اعلی ثانوی سطح پر پاکستانی سسٹم میں پڑھائی جانے والی اردو (لازمی) عمومی اہداف و مقاصد کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں تاہم اردو (انٹر نیشنل) پاکستان کے قومی نصاب برائے اردو ۲۰۰۶ کے مطابق پاکستان میں پڑھائی جانے والی اردو (لازمی) سے بہ لحاظ حجم مواد کم درجے کا مضمون ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو (انٹر نیشنل) کے تمام تدریسی اہداف و مقاصد پاکستان میں نافذ قومی نصاب اردو 2006 کے تدریسی اہداف و مقاصد میں شامل ہیں اس اعتبار سے اردو (انٹر نیشنل) کے اہداف قومی نصاب 2006 کے عین مطابق ہیں اور کسی اعتبار سے بھی اس سے متضاد سرٹیفیکیٹ کورس نہیں ہے۔ سند کے طور پر ذیل میں ہم پہلے قومی نصاب اردو 2006 کے بنیادی و عمومی اہداف و مقاصد بیان کریں گے بعد ازاں اردو (انٹر نیشنل) کا تفصیلی جائزہ پیش نظر کیا جائے گا۔

تدریس اردو کے اہداف و مقاصد، قومی نصاب اردو 2006

الف) <u>تدریس اردو کے عمومی اہداف</u>

۱۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور ملک کے ہر حصے میں بولی، سمجھی، لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ اس بنا پر پاکستان کے ہر طالب علم کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ ان تمام مہارتوں کے حوالے سے اس کی تحصیل کر سکے۔

۲۔ اردو بیرونی ممالک میں بھی ایک اہم زبان ہے، نشریاتی اور اطلاعاتی رابطوں کے لحاظ سے بھی دنیا کی اعلیٰ ترین زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔ پاکستان کے ہر طالب علم کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ ان پہلوؤں سے آگہی حاصل کرے۔

۳۔ اردو بول چال کے علاوہ ادب، صحافت، دفاتر، عدلیہ، تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، ثقافت، سیاست، کھیل اور بہت سے میدانوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اس حوالے سے پاکستانی طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ خود کو اردو کے اس پہلو کے مطابق ڈھال سکیں۔

۴۔ اردو میں دوسری زبانوں سے الفاظ، تصورات، انداز بیاں اور اصناف کے لحاظ سے بہت کچھ اپنانے کی صلاحیت موجود ہے چنانچہ پاکستانی طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ لفظ سازی اور انشا پردازی میں اس حوالے سے اپنے جوہر دکھا سکیں۔

۵۔ اردو جدید تقاضوں کا ساتھ دینے کی اہلیت رکھتی ہے چنانچہ پاکستانی طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اردو کے حوالے سے ان جدید تقاضوں کا شعور اور اس کے لیے درکار مہارتوں پر عبور حاصل کریں۔

۶۔ پاکستانی طلبہ کو خواہ اردو زبان ان کے خاندان اور قبل از مدرسہ ماحول میں موجود ہو یا نہ ہو کسی ایسے امتزاجی طریق کی بنا پر تدریس کی جا سکے کہ وہ یکساں اہلیت کے ساتھ اس کی تحصیل کر سکیں۔

ب) تدریس اردو کے خصوصی اہداف

پاکستان میں اردو کی تدریس اس انداز سے ہو جس سے طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ:

۱۔ اردو زبان کی ساخت، وسعت اور اہلیت سے واقفیت حاصل کر لیں۔

۲۔ اردو بول چال کے تقاضوں (لہجے، تلفظ اور ادائیگی) کے لحاظ سے عبور حاصل کر سکیں۔

۳۔ اردو میں بیان کردہ امور، تقاریر اور خطبات کو سن کر پوری طرح سے ادراک کر سکیں۔

۴۔ اردو کی مختلف نثری اور منظوم اصناف اور طرز بیاں کو پڑھ کر ان میں امتیاز کر سکیں، ان کا استحسان کر سکیں اور ان پر تنقید کر سکیں۔

۵۔ اردو میں زبانی اور تحریری طور پر اپنے مافی الضمیر کو بہترین انداز میں ادا کر سکیں۔

۶۔ اپنی ذاتی اور قومی زندگی میں اردو کو عموماً استعمال میں لا سکیں اور اس کے ذریعے موجود ذخیرۂ ادبیات کے مطالعے سے قومی افتخار، تہذیب و ثقافت کا اعلیٰ شعور، ادراک اور مہارتِ حیات حاصل کر سکیں۔

(ماخذ، قومی نصاب برائے اردو لازمی 2006)

اعلیٰ ثانوی سطح کے تدریسی مقاصد

تدریس اردو کے ذریعے اس سطح کے طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ:

۱۔ اردو زبان شناسی پر مکمل عبور حاصل کر سکیں۔

۲۔ زبان، احساسات، جذبات، خیالات اور تصورات کے حوالے سے کی گئی گفتگو کا مکمل ادراک کر سکیں۔

۳۔ اردو میں اپنا مافی الضمیر پورے سیاق وسباق کے ساتھ بول چال، گفتگو اور تقریر کے ذریعے سمجھا سکیں۔

۴۔ اردو نظم و نثر کی صورت میں موجود ادب پارے، صحافت، دفتری و عدالتی ضروریات، جدید علمی اور تکنیکی تقاضوں کے حوالے سے تحاریر کو پڑھ کر ان کا پورا فہم حاصل کر سکیں۔ ان کا استحسان کر سکیں اور ان پر تنقیدی رائے دے سکیں۔

۵۔ اردو میں خیالات، احساسات، جذبات، تاثرات، تصورات اور سماجی ضروریات کے حوالے سے صاف اور عمدہ تحریر پیش کر سکیں۔

۶۔ عملی زندگی کی ادبی، صحافتی، دفتری، عدالتی، علمی، تکنیکی اور دیگر سماجی ضرورتوں میں اردو کو مہارت سے استعمال کر سکیں۔

(ماخذ، قومی نصاب برائے اردو لازمی 2006)

تقابلی جائزے اور موازنے کے لیے اب ہم اردو (انٹر نیشنل) کا جائزہ لیتے ہیں۔

اردو (انٹر نیشنل) کے تدریسی مقاصد:

- اس درجے کی تعلیم کے بعد طلبہ خود اعتمادی سے اُردو زبان میں بات چیت کر سکیں۔
- طلبہ اردو زبان کی تفہیم میں ایسی پختہ مہارت حاصل کر سکیں جو انہیں مستقبل میں اس زبان کی مزید تعلیم میں مدد فراہم کرے۔
- طلبہ دورِ حاضر میں اُن ممالک کی تہذیب سے واقفیت حاصل کر سکیں جہاں یہ زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔
- طلبہ اُن علاقوں کے سماجی انضمام کو بہتر طور پر سمجھ سکیں جہاں یہ زبان بولی جاتی ہے۔
- طلبہ میں سیکھنے کی ایسی مہارت پیدا ہو جس سے اُن میں تجزیہ کرنے اور یاد رکھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔
- طلبہ میں مختلف زاویوں سے اردو زبان کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

اردو (انٹر نیشنل) کی تفہیم و تدریس

- اس درجے کی تدریس کے لیے اوقاتِ کار کا مختص ہونا ضروری ہے تا کہ اساتذہ آسانی سے طے شدہ دورانیے میں نصاب کی تکمیل سے عہدہ برآ ہو سکیں۔
- اردو (انٹر نیشنل) کی تدریس کے لیے طلبہ کو اساتذہ کی رہنمائی میں کل 180 تدریسی گھنٹے مکمل کرنے ہوں گے۔ یہ دورانیہ تقریباً ایک سال کے تعلیمی عرصے پر محیط ہو گا۔
- اردو (انٹر نیشنل) پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مطابق اعلیٰ ثانوی سکول سرٹیفیکیٹ (ایچ ایس ایس سی) کا درجہ رکھتا ہے۔ اس اعتبار سے طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اولیول یا ثانوی سکول سرٹیفیکیٹ (ایس ایس سی) کے درجے کی اردو زبان کی تعلیم پہلے سے ہی حاصل کر چکے ہوں۔
- اس درجے کی تعلیم طلبہ کو ایسی بنیاد فراہم کرے گا جس سے طلبہ مستقبل میں زبان اور اس سے متعلقہ شعبوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں گے اور اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں اسے اپنا کر فوائد حاصل کر سکیں گے۔

تقابلی جائزے کا خلاصہ

اردو (انٹر نیشنل) اور قومی نصاب اردو (لازمی) 2006 کے تقابلی جائزے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس اردو (انٹر نیشنل) کے تمام تدریسی اہداف و مقاصد قومی نصاب اردو لازمی 2006 کے ماتحت آجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اردو (انٹر نیشنل) کی معیاری سطح پاکستان میں فیڈرل بورڈ کے انٹر میڈیٹ لیول (HSSC) سے ذیلی درجے کی ہے۔ اس اعتبار سے اسے فیڈرل بورڈ کی اعلیٰ ثانوی سطح کے مقابلے میں اردو (انٹر نیشنل) کا پرچہ ذیلی تصور ہو گا۔

نمونے کے موضوعات

یہ نصاب آپ کو ایک ایسا کورس بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے جس میں طلباء دلچسپی لینگے، مصروفِ عمل اور مشغول رہیں گے۔ جہاں مناسب ہو آپ ہی اپنے طلبہ کے مطالعے کو پروان چڑھانے کے لیے وسائل اور مثالوں کے انتخاب کے ذمہ دار ہیں۔ یہ وسائل اور مثالیں طلباء کی عمر، ثقافتی پس منظر اور

تعلیم سے مطابقت رکھتے ہوں اور ساتھ ساتھ سکول کی پالیسیوں اور مقامی قانونی تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔ وہ ممالک جن میں اردو بولی جاتی ہے وہاں امتحانات میں استعمال ہونے والا تمام نصابی مواد درج ذیل موضوعات سے لیا جائے گا۔

۱) دیہاتی اور شہری زندگی

۲) اشیائے خورد و نوش

۳) کھیلوں کی دنیا

۴) امن اور جنگ

۵) سیر و سیاحت

۶) ماحولیاتی آلودگی / ماحول کا تحفظ/ماحولیاتی تبدیلی

۷) سائنسی ایجادات/ ٹیکنالوجی کی ایجادات

۸) تعلیم

۹) صحت اور تندرستی

۱۰) نسلی تفاوت(Generation Gap)

۱۱) سائنسی اور طبی ترقی

۱۲) فارغ وقت کی سرگرمیاں/ تفریحی لمحات

۱۳) مساوی مواقع

۱۴) ذرائع ابلاغ

۱۵) نوجوان لوگ/نوجوان نسل

۱۶)خاندان

۱۷)قانون کی پاسداری

۱۸)انسانی روابط/ رشتے

۱۹)سماجی اور اقتصادی ترقی

۲۰)فارغ اوقات کا مصرف

۲۱)روزگار اور بیروزگاری

۲۲)گفتگو

۲۳)فلسفہ اور عقیدہ

موضوعات کی مزید رہنمائی

اساتذہ کسی بھی طرح سے موضوعات کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل امثال (جو کہ تجویز کردہ نہیں) کورسز کی منصوبہ بندی کیلئے مفید رہنمائی دیتی ہیں۔ استاد کی چنیدہ تجاویز اور خیالات جو کہ موضوعات سے متعلق ہوں، ان ممالک اور معاشروں کے لحاظ سے مطالعہ کیا جائے جہاں اردو بولی جاتی ہے ۔

انسانی رشتے۔ خاندان۔ نسلی تفاوت۔ نوجوانان قوم

- خاندانی سرگرمیاں، خاندانی رشتوں کی نئی صورتیں، عمر رسیدہ لوگوں کا مرتبہ، اور ان کی نگہداشت کی ذمہ داریاں
- نسلی تفاوت، خاندانی حلقے میں اختلافِ رائے، نوجوان اور عمر رسیدہ نسل، نوجوانوں کا خاندانی ماحول کی طرف میلانات
- نوجوان لوگ، ان کا اہم عمر گروہ، اشتہار بازوں اور سیاستدانوں کے لیے نوجوان بحیثیت ایک ہدف

روزمرہ زندگی کی صورتیں۔ شہری اور دیہی زندگی۔ ذرائع ابلاغ۔ خوراک اور مشروبات۔ امن و امان۔ فلسفہ اور عقیدہ۔ صحت و تندرستی

- روزمرہ کا معمول، سکول، انفرادی طرزِ زندگی، معیار زندگی
- شہری اور دیہی زندگی کے فوائد اور نقصانات، نقل و حمل اور ترسیل، خرید و فروخت، رہائش
- ذرائع ابلاغ کا کردار اور اثرات، موثر ابلاغ
- صحت بخش غذا، فاسٹ فوڈ، کھانے پینے کی قومی روایات
- تشدد اور جرم، منشیات سے متعلقہ جرم، پولیس کا کردار، قانون کا نفاذ
- مقامی، قومی اور بین الاقوامی لحاظ سے فلسفے اور عقیدے کا کردار، مختلف عقائد اور فلسفیانہ مسائل کے متعلق رویئے، فلسفیانہ اور مذہبی اعمال رگروہ، اقدار اور اخلاقیات
- صحت مند زندگی، ورزش، پرہیزی غذا، منشیات، تحفظ صحت کی سہولیات، دباؤ، ایڈز

کام اور فراغت۔ یکساں مواقع۔ روزگار اور بیروزگاری۔ کھیل۔ فارغ وقت کی سرگرمیاں۔ سفر اور سیاحت۔ تعلیم۔ ثقافتی زندگی/ورثہ

- معاشرہ اور افرادی قوت میں خواتین کا کردار، اقلیت گروہوں کے لیے یکساں مواقع
- کام اور ملازمت کے مواقع کے لیے تیاری، پیشے کے انتخاب کی منصوبہ بندی، تعلیمی قابلیت اور ملازمت کے معمولات، بیروزگاروں کی قابل رحم حالت، زیادہ بیروزگاری والے شعبہ جات، روایتی صنعتوں کی خستہ حالی، ممکنہ بحالی کے امکانات، تارکین وطن مزدور
- انفرادی اور بطور ٹیم کھیل، غیر پیشہ وارانہ اور پیشہ وارانہ کھیل
- فراغت کی اہمیت، فراغت اور کام میں توازن، فراغت کے وقت کی منصوبہ بندی

- سیاحت بحیثیت جدید مظہر، سیاحوں اور مقامی باشندوں کے درمیان اختلاف، تعطیلات اور غیر ملکی سفر
- تعلیمی نظام اور سکول کی اقسام، نصاب کے نمونے، تعلیم اور تربیت کے درمیان تعلق، مزید اور اعلیٰ تعلیم کے مواقع، امتحانات
- فن کی دنیا، فن کی دنیا میں اہم شخصیات اور میلانات، قوم کی زندگی میں ثقافت اور فن کی اہمیت

جنگ اور امن۔ سماجی اور اقتصادی ترقی

- دنیا میں نسلی، مذہبی، نظریاتی تنازعات
- سماجی اور اقتصادی ترقی کے مثبت اور منفی پہلو، حالیہ اور آئندہ میلانات

طبی ترقیاں۔ سائنسی اور تکنیکی جدت

- بیماری کے علاج میں بہتری، طبی اور دوسری ٹیکنالوجی کے اخلاقی پہلو
- کلوننگ، جنیاتی تبدیلیاں، ابلاغ کے جدید نظام

ماحول۔ آلودگی۔ تحفظ / بقاء

- فرد کی ماحول میں موجودگی، افراد پر ماحول کا اثر، اپنے علاقہ / مقام کے تحفظ کے لئے احتجاجی اقدام، ماحولیاتی آگاہی کے طریقے
- کرہ ارض / عالمی حدت میں اضافہ، تیزابی بارش، فضائی آلودگی، آبی آلودگی، شور کی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، جنگلی حیات کا نقصان، بقا اور اخراجات کا تخمینہ
- معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار حیوانی انواع اور ان کے علاقوں کا تحفظ

وہ مملک جن میں اردو بولی جاتی ہے کے ہم عصر پہلو

- مثلاً سیاسی، علاقائی، معاشرتی مسائل

مجموعی جائزہ سکیم (برائے اردو (انٹر نیشنل)):

اردو (انٹر نیشنل) دو پرچوں پر مشتمل ہو گا جن کی مجموعی جائزہ سکیم درج ذیل ہے۔

	پڑھنا اور لکھنا	مضمون نویسی
وقت	1 گھنٹہ 45 منٹ	1 گھنٹہ 30 منٹ
نمبرات	70	40

پرچہ: پڑھنا اور لکھنا

(ہدایت)

(کل وقت: ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ)

کل نمبر 70

اردو زبان میں دو نادیدہ عبارات دی جائیں گی جن کے مرکزی خیال اور موضوع ایک دوسرے سے باہم مربوط ہوں اور یہ عبارتیں پچھلے بیس سالوں میں لکھے گئے موضوعات سے لی گئی ہوں۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ دونوں عبارتوں میں کوئی بات، جملہ یا لفظ ایسا نہ ہو جس سے کسی قسم کی اخلاقی، معاشرتی، مسلکی، مذہبی یا سیاسی منافرت پھیلنے یا کسی طرح کی دل آزاری کا اندیشہ ہو۔ علاوہ ازیں:

1. دونوں عبارات زیادہ سے زیادہ 750 الفاظ پر مشتمل ہوں۔
2. ابتدائی سطح پر پہلی عبارت سے عملی قواعد (واحد جمع، الفاظ مترادف، الفاظ متضاد، تذکیر و تانیث، سابقے، لاحقے، محاورات، الفاظ معنی اور فقرات سازی) پر مشتمل پانچ پانچ نمبروں کے دو سوال پوچھے جائیں گے۔
3. اسکے بعد دونوں عبارات سے علیحدہ علیحدہ پندرہ پندرہ نمبروں پر مشتمل پانچ پانچ سوالات کے مختصر جوابات درکار ہوں گے علاوہ ازیں ہر عبارت کے جوابات کے لیے پانچ پانچ نمبر زبان و بیاں کے معیار کے لیے مختص ہوں گے۔
4. آخر میں دونوں عبارات کی مشترکہ تفہیم پر بحیثیت مجموعی 140 الفاظ پر مشتمل دو سوالات پوچھے جائیں گے جن میں پہلے سوال کے جواب کے لیے دس اور دوسرے سوال کے پانچ نمبر ہوں گے اور پانچ نمبر زبان و بیاں کے معیار کے لیے مختص ہوں گے۔

نمبرات کی تقسیم کا خلاصہ:

سیکشن 1۔	5+5		=10
سیکشن 2۔	5+15=20،	5+15=20	=40
سیکشن 3۔	5+5+10		=20
کل نمبر:	10+40+20		=70

پرچہ: پڑھنا اور لکھنا

(نمبرات کی درجہ بندی/مارکنگ سکیم)

درستی (سوالات 3، 4 اور 5)

زبان کا معیار:

بہت اعلیٰ–5 نمبر تسلسل کے ساتھ درست۔ ادنیٰ اہمیت کی بہت کم اغلاط۔ زیادہ پیچیدہ فقرات کا صحیح استعمال (فعل کی اقسام، زمانے، حروف ربط، ترتیب الفاظ)
اعلیٰ–4 نمبر بہ نسبت "بہت اعلیٰ" اغلاط کا زیادہ امکان، لیکن اغلاط کے باوجود گرائمر کے عناصر پر کامل گرفت، قدرے زیادہ پیچیدہ فقرات کے استعمال کی قابلیت
درست لگنا–3 نمبر اچھے درجے کی درستی، زمانوں اور باقاعدہ افعال کی عمومی صحیح ساخت، اسم صفت کی صحیح ہم آہنگی میں مسائل، بے قاعدہ افعال کے استعمال میں مشکل، حروف ربط کا استعمال
اوسط سے نیچے–2 نمبر زمانوں اور افعال کے استعمال میں متواتر اغلاط، حروف ربط کا کثرت سے غلط استعمال، اسم صفت کی ہم آہنگی میں متواتر اغلاط
کمزور–1 نمبر گرائمر کی آگاہی کا کمزور ترین نمونہ، فقرات کی نامکمل اور غلط ساخت، اغلاط کا تسلسل اور اعادہ

زبان کے معیار کو جانچنے کیلئے اضافی رہنمائی۔ سوالات 3 اور 4 کیلئے

دنیا بھر میں جوابات کے ہر سیٹ میں زبان کے معیار کے لیے 5 نمبر دیئے جاتے ہیں۔

ایک جامع جواب، جس میں جواب کے وہ تمام اجزاء جن پہ نمبر دیئے جاتے ہیں، موجود ہوں، موزونیت اور وسعت کے لحاظ سے نمبر دیئے جائیں گویا مضمون کی ضخامت / طوالت کے معیار کا ثبوت نہیں۔

صفر نمبر کا مستحق نفس مضمون زبان کے مجموعی معیار سے غیر متعلق تصور ہوتا ہے۔

جوابات کے مکمل سیٹ میں ان جوابات کی نشاندہی کریں جنکے صفر نمبر ہوں پھر ان سوالات کے نفس مضمون کیلئے دستیاب نمبرات کو جمع کریں اور مندرجہ ذیل جدول کے مطابق زبان کے معیار کو کم کریں۔

معیارِ زبان میں تخفیف	سوالات کے نفس مضمون کیلئے دستیاب نمبرات جہاں طالب علم صفر نمبر حاصل کرتا ہے
1	2-3
2	4-5
3	6-7
4	8-14
5	15

نوٹ: اگر نفس مضمون کیلئے نمبرات موجود ہوں تو زبان کے معیار کو کم از کم ایک نمبر دیا جائے (یعنی اگر نفسِ مضمون کیلئے صفر نمبر ہو تو زبان کے معیار کے لئے بھی صفر نمبر)

نثر پارے کا جواب (سوال نمبر 5)

اسے پیش کردہ متنوع اور دلچسپ آرا اور خیالات کے مطابق مختصر مضمون کے طور پر جانچا جائے۔ ممتحن کو مخصوص سوالات جانچنے کیلئے اضافی رہنمائی دی جائے گی۔

بہت اعلیٰ۔ نمبر 5 متنوع اور دلچسپ خیالات، روانی اور تخیل کے عناصر کا اظہار، ذاتی نقطۂ نظر کو بیان کرنے کی صلاحیت۔
اعلیٰ۔ نمبر 4 بہترین امیدوار کی روانی اور تخیل کا فقدان، لیکن کام میں بدستور کئی طرح کے خیالات کے اظہار کی صلاحیت ہو، اٹھائے گئے مسائل میں دلچسپی اور ردعمل برقرار رکھے۔
اچھا لگنا۔ نمبر 3 دلچسپی اور خیالات کی قدرے اچھی سطح۔ ایک مسئلے پر مرکوز رہے، تاہم متن میں موجود خیالات پر ردعمل دے۔
اوسط سے نیچے۔ نمبر 2 معمولی کی بجائے قدرے محدود خیالات۔ متن پر اظہار خیال سے عدم تعلق اور زیادہ تر بے ربط اور غیر متعلق عبارت رائی۔
کمزور۔ نمبر 1 مرکزی خیال سے متلق چند خیالات۔ فرسودہ اور غیر دلچسپ متن کے متعلق ذاتی رائے کا فقدان۔ اغلاط کی تکرار

پرچہ: مضمون نویسی

(ہدایات)

(کل وقت: ایک گھنٹہ تیس منٹ)

کل نمبر 40

مضمون نویسی کے لیے دیئے گئے موضوعات میں سے پانچ مضامین 2025 کے امتحانات میں شامل کریں گے۔ امیدوار نے ان میں سے کسی ایک مضمون پر 250 سے 400 الفاظ لکھنے ہوں گے۔ جس میں 16 نمبر نفس مضمون / مواد کے لیے جبکہ 24 نمبر زبان و بیان کے معیار کے لیے مختص ہیں۔

- نسلی تفاوت (Generation Gap)
- صحت اور تندرستی
- تعلیم
- ٹیکنالوجی کی ایجادات
- ماحول کا تحفظ

مضمون نویسی

(نمبرات کی درجہ بندی / مارکنگ سکیم)

مضمون نویسی (کل نمبر 40)

زبان و بیان کا معیار (کل نمبر 24)	نفس مضمون (کل نمبر 16)
بہت اعلیٰ 21-24 پیچیدہ جملوں کا پر اعتماد استعمال، عمومی طور پر درست، جامع ذخیرہ الفاظ محاورات کا بہتر ادراک	بہت اعلیٰ 14-16 مفصل، متعلقہ اور مثالوں سے اچھی طرح واضح، مدلل اور ترتیب شدہ
اعلیٰ 16-20 چند ایک اغلاط کے ساتھ گرامر پر عمومی مضبوط گرفت، معقول انداز سے پڑھا جائے، متنوع ذخیرہ الفاظ کے استعمال کی کاوش	اعلیٰ 11-13 بھرپور علم اور عمومی طور پر موافق، دلیل پیش کرنے اور نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت
موزوں 10-15 سادہ اور محنت طلب جملہ سازی کا رجحان، قدرے درستی، محاورات کا ناموزوں استعمال	موزوں 7-10 قدرے علم جو ہمیشہ متعلقہ نہ ہو، دلائل پیش کرنے کی بہت محدود صلاحیت
کمزور 5-9 تسلسل کے ساتھ سادہ یا ادب سے تہی جملوں کا استعمال مستقل اغلاط کے ساتھ، محدود ذخیرہ الفاظ	کمزور 3-6 دلیل دینے کی کاوش، سرسری اور واضح نہ ہونے کی طرف رجحان دلیل دینے کی معمولی سی کاوش، سوال کا بہت زیادہ غلط فہم / ادراک۔
بہت کمزور 0-4 صرف سادہ ترین فقرات کا استعمال، قواعد سے آگاہی کا تھوڑا سا ثبوت، بہت محدود ذخیرہ الفاظ	بہت کمزور 0-2 مبہم اور عمومی، خیالات کا منتشر استعمال

ماڈل پیپر اردو(انٹرنیشنل)

Code: FBISE/01

پرچہ۔ پڑھنااور لکھنا | **وقت ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ(01:45)** | **کل نمبر70**

ہدایت:

- تمام سوالوں کے جوابات اردو میں لکھیے۔
- کالا یانیلا پین استعمال کیجیے۔ کریکشن فلوڈ یاسیاہی مٹانے والا قلم استعمال مت کریں۔
- امیدوار اپنانام اور رولنمبر اس صفحے پر اوپر کے خانے میں دی گئی جگہوں پر لکھیں۔
- ہر سوال کا جواب دی گئی مخصوص خالی جگہ پر لکھیے۔
- لغت(ڈکشنری)استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

معلومات:

- اس پرچے کے کل نمبر70ہیں۔
- اس پرچے میں دیئے گئے ہر سوال یااس کے کسی حصے کے نمبر قوسین (Bracket) میں دیئے گئے ہیں۔
- پرچے میں پڑھنے کے لیے دو عبارتیں دی گئی ہیں۔

عبارت-1

انسانی حقوق میں ووٹ ڈالنے کے حق کو بڑی اہمیت حاصل ہے یہ حق شہریوں کو اس بات کا موقع دیتا ہے کہ وہ اپنی پسند کی حکومت انتخاب کر سکیں اور اگر سیاست دان صحیح طریقے سے کام نہ کریں تو انہیں دوبارہ ووٹ نہ دیں۔

دنیا کے ہر ملک میں جمہوریت نہیں ہے لیکن بہت سے ممالک میں جمہوری طرز حکومت زور پکڑتا جارہا ہے۔ ایک زمانہ ایسا بھی تھا کہ عورتوں کو کسی بھی ملک میں ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں تھی۔ پچاس سال پہلے امریکہ اور جنوبی افریقہ جیسے ممالک میں سیاہ فام لوگوں کو ووٹ ڈالنے کا حق نہیں تھا مگر برسوں کی جدوجہد کے بعد اس صورت حال میں نمایاں تبدیلی آگئی۔

پاکستان سمیت کئی ممالک میں ووٹ ڈالنے کے لیے کم از کم عمر اٹھارہ سال ہے لیکن چند ممالک میں ووٹ ڈالنے کی عمر سولہ سال تک کر دینے کے بارے میں تحریک زور پکڑ رہی ہے مقامی کالج کی طلبہ یونین کے ایک رہنما کا کہنا ہے کہ "اکثر سولہ سال کے نوجوانوں کو کم از کم دس سال تعلیم حاصل کرنے کا تجربہ ہوتا ہے جو سیاسی طور پر ان کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے اس کے علاوہ اکثر نوجوانوں کو کام کا کچھ تجربہ بھی ہوتا ہے اس لیے انتخابات کے موقع پر انہیں اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔"

نیشنل یوتھ ایجنسی کے مطابق سولہ سال کی عمر میں شہریوں کو مختلف حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ بہت سے ممالک میں انہیں سکول چھوڑنے، کام کرنے اور شادی کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ بات مناسب نہیں ہے کہ مختلف حقوق کے لیے مختلف عمروں کا تعین کیا جائے۔ اگر نوجوانوں کو اپنی زندگی کے اہم فیصلے کرنے کی اجازت ہوتی ہے تو انہیں اپنے ملک کے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے کے اظہار کا حق کیوں نہیں حاصل ہو سکتا؟

جمہوریت میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رائے شامل ہو۔ انتخابات کا مقصد یہی ہے کہ مختلف لوگوں کے نظریات اور خیالات لوگوں تک پہنچائے جائیں۔ نوجوانوں کی اپنی دلچسپیاں اور نظریات ہوتے ہیں جن کی صحیح طور پر نمائندگی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ سے انہیں معاشرے میں اپنی ناقدری کا احساس ہوتا ہے اور حکومت پر انہیں اعتماد نہیں رہتا۔ نوجوانوں کو ووٹ ڈالنے کا حق دینے کی وجہ سے سیاستدانوں کی نظروں میں ان کی اہمیت بڑھ جائے گی۔ تعلیم کے بارے میں پالیسی بناتے وقت حکومت کو ان کی رائے بھی شامل کرنی پڑے گی آج کل کے سولہ سالہ شہری تعلیم یافتہ اور میڈیا کے ماہر ہوتے ہیں اس لیے وہ معقول رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ لیکن نوجوانوں کے لیے ووٹ کا حق نہ ہونے کی وجہ سے حکومت ان کی رائے کو آسانی سے نظر انداز کر دیتی ہے۔

عبارت-2

سولہ سال کی عمر میں بہت سے نوجوان ذہنی اور جسمانی طور پر بالغ نہیں ہوتے۔ ان میں سے اکثر اب بھی اپنے والدین کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جسمانی طور پر بالغ ہوں مگر ان کے ذہن ابھی تک بچوں کو طرح ہوتے ہیں اسی وجہ سے وہ ہر بات کے لیے اپنے والدین پر انحصار کرتے ہیں۔ اٹھارہ سال کی عمر تک وہ کافی حد تک خود مختار ہو جاتے ہیں اور وہ سیاسی طور پر سولہ سال کی عمر والوں کے مقابلے میں زیادہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب کہ سولہ سالہ نوجوان اکثر والدین اور بزرگوں کی نقل کرتے ہیں۔

ایک مشہور سیاسی رہنما کے مطابق حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات کا اثر ہر عمر سے تعلق رکھنے والے افراد پر پڑتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر ایک کو ووٹ ڈالنے کا حق بھی ملنا چاہیے۔ کیا بارہ سال کے بچوں کو بھی ووٹ ڈالنے کا حق ملنا چاہیے؟ اس لیے کہ سکول کی پالیسیاں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں، ہر گز نہیں۔ والدین سے توقع کی جاتی ہے کہ ووٹ دیتے وقت ملکی مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے افراد خانہ کی ضروریات کے بارے میں بھی غور کریں چونکہ نوجوانوں میں عموماً سیاسی شعور کی کمی ہوتی ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ ووٹ دینے سے پہلے اپنے بچوں کی رائے بھی لے لیں۔

انتخابات کے موقع پر زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رائے اچھی چیز ہے اس بات سے سب ہی اتفاق کرتے ہیں کہ ووٹ ڈالنے کے لیے کم سے کم عمر کا تعین ضروری ہے۔ اکثر لوگوں کے خیال میں یہ عمر اٹھارہ سال ہونی چاہیے سولہ سال کے نوجوان کو ووٹ کا حق دینا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس بات کا امکان ہے کہ وہ اپنے ووٹ غیر دانشمندانہ طریقے سے استعمال کریں ہو سکتا ہے کہ وہ کسی فن کار یا مشہور شخصیت سے متاثر ہو کر اسے ووٹ دے دیں۔ یہ بھی ممکن کہ وہ کچھ لوگوں سے متاثر ہو کر ایسے لوگوں کا انتخاب کر لیں جن میں حکومت چلانے کی بلکل صلاحیت نہ ہو۔

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ووٹ ڈالنے کی عمر گھٹانے سے ووٹ ڈالنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ اس وقت ووٹ ڈالنے والوں میں سب سے کم تعداد اٹھارہ سال سے پچیس کی عمر کے لوگوں کی ہوتی ہے ووٹ ڈالنے کی عمر کم کرنے سے استعداد میں اور کمی آجائے گی کیونکہ سیاسی جماعتوں میں نوجوان ممبروں کی نمائندگی بہت کم ہے۔ سیاست کے شعبے سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر کی رائے میں اکثر لوگ اس لیے ووٹ نہیں ڈالتے کیوں کہ ان کے خیال میں انتخابات کا نظام غیر منصفانہ ہے یا وہ کسی بھی سیاسی پارٹی پر بھروسہ نہیں کرتے یا وہ انتخابی عمل سے قطعی دلچسپی نہیں رکھتے۔ ووٹ ڈالنے والوں کی تعداد میں اضافے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کو اس بات کا احساس دلایا جائے کہ ان کے ووٹ سے یقیناً تبدیلی آئے گی۔

سیکشن -1

اوپر عبارت-1 کے پڑھنے کی بنیاد پر سوالات 1، 2 اور 3 کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر1۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔ (05)

ا۔ موقع : (01)

____

____

ب۔ نمایاں: (01)

____

____

ج۔ تحریک: (01)

____

____

د۔ نظریات: (01)

____

____

ہ۔ رائے: (01)

____

____

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل فقروں کے ہم معنی الفاظ عبارت-1 سے چن کر لکھیے۔ (05)

ا۔ چن سکیں : ______________________ (01)

ب۔ کئی سالوں کی کوشش : ______________________ (01)

ج۔ موزوں نہیں ہے : ______________________ (01)

د۔ بھروسہ نہیں رہتا : ______________________ (01)

ہ۔ پڑھے لکھے : ______________________ (01)

سیکشن -2

سوال نمبر 3: عبارت -1 سے متعلق دئے گئے سوالات کے جوابات اردو میں دیں۔ تمام جوابات جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھئے۔ اپنے جوابات عبارت سے لفظ بہ لفظ نقل نہ کریں۔ ہر سوال کے ساتھ مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لے مزید زیادہ سے زیادہ 5 مارکس تک دیے جاسکتے ہیں۔

کل نمبر 15+5=20

ا۔ ووٹ ڈالنے کا حق شہریوں کو کون سے مواقع فراہم کرتا ہے؟ دو وجوہات لکھیے (2)

جواب:

ب۔ برسوں پہلے کن لوگوں کو ووٹ ڈالنے کا حق نہیں دیا جاتا تھا؟ دو وجوہات لکھیے۔ (2)

جواب:

ج۔ طلبہ کی یونین کے رہنما کے مطابق سولہ سال کے نوجوانوں کو ووٹ دینے کا حق کیوں حاصل ہونا چاہیے۔ دو وجوہات لکھیے۔ (2)

جواب:

د۔ نیشل یوتھ ایجنسی کے مطابق سولہ سال کے نوجوان کو ووٹ کا حق کیوں دیا جائے؟ تین وجوہات لکھیے (3)

جواب:

ہ۔ ووٹ کا حق نہ ہونے کی وجہ سے نوجوانوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟ تین وجوہات لکھیے۔ (3)

جواب:

و۔ نوجوانوں کو ووٹ ڈالنے کا حق دینے سے حکومت پر کیا اثر ہو گا؟ تین وجوہات لکھیے (3)

جواب:

اوپر عبارت-2 کے پڑھنے کی بنیاد پر سوالات 4 اور 5 کے جوابات تحریر کریں۔

سوال نمبر4: عبارت 2 سے متعلق دیے گئے سوالات کے جوابات اردو میں دیں۔ تمام جوابات جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔ اپنے جوابات عبارت سے لفظ بہ لفظ نقل نہ کریں۔ ہر سوال کے ساتھ مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے مزید زیادہ سے زیادہ 5 مارکس تک دیے جاسکتے ہیں۔

کل نمبر 15+5=20

الف۔ نوجوان سولہ سال کی عمر میں ذہنی اور جسمانی طور پر بالغ کیوں نہیں ہوتے؟ چار وجوہات لکھیں۔ (4)

جواب:

____

____

____

____

____

____

____

ب۔ دوسرے پیراگراف کے مطابق والدین سے کن باتوں کی توقع کی گئی ہے؟ تین وجوہات لکھیں۔ (3)

جواب:

____

____

____

____

____

____

ج۔ سولہ سال کے نوجوان کو ووٹ کا حق دینا کیوں خطرناک ثابت ہو سکتا ہے؟ تین وجوہات لکھیں۔ (3)

جواب:

د۔ مصنف کے مطابق ووٹ دینے والوں کی تعداد میں کمی کی کیا وجوہات ہیں۔ دو وجوہات لکھیں (2)

جواب:

ہ۔ پروفیسر صاحب کے مطابق بہت سے لوگ ووٹ کیوں نہیں ڈالتے؟ تین وجوہات لکھیے۔ (3)

جواب:

سیکشن-3

سوال نمبر 5: اس سوال کے دونوں حصوں (الف، ب) کے جوابات مجموعی طور پر 140 الفاظ پر مشتمل ہونے چاہیں۔ ہر سوال کے ساتھ مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لے مزید زیادہ سے زیادہ 5 مارکس تک دیئے جاسکتے ہیں۔

کل: 5+15=20

الف۔ دونوں عبارتوں (عبارت-1، عبارت-2) کی روشنی میں سولہ سال کی عمر میں ووٹ ڈالنے کے حق میں اور اس کے خلاف پیش کئے گئے دلائل کے بارے میں لکھیے۔ (10)

جواب:

ب۔ سولہ سال کی عمر میں ووٹ ڈالنے کے بارے میں اپنی رائے کی وضاحت کیجیے۔ (5)

جواب:

ماڈل پیپر اردو(انٹر نیشنل)

Code: FBISE/02

پرچہ۔ مضمون نویسی | وقت ایک گھنٹہ تیس منٹ(01:30) | کل نمبر40

ہدایات:

- کسی ایک عنوان کے تحت مضمون تحریر کریں۔
- اپنا جواب مہیا کی گئی جوابی کاپی/صفحات پر تحریر کریں۔
- امیدوار اپنانام اوررول نمبر جوابی کاپی پر دی گئی خالی جگہ پر درج کریں۔
- کالا یانیلا پین استعمال کریں، کریکشن فلوڈ یاسیاہی مٹانے والا پین استعمال مت کریں۔
- لغت(ڈکشنری)استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔
- امتحان کے آخر میں تمام جوابی پرچوں کوایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے نتھی کریں۔

معلومات:

- اس پرچے کے کل نمبر40ہیں۔
- اس میں16مارکس نفس مضمون / مواد کے لیے جبکہ24مارکس زبان وبیان کے معیار کے لیے مختص ہیں۔

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک کا انتخاب کیجیے۔ اس عنوان پر 250 سے 400 الفاظ پر مشتمل اردو میں ایک مضمون لکھیں۔ آپ کے جواب کا تعلق آپ کے چنے ہوئے عنوان سے لازمی ہونا چاہیے۔

الف۔ **نسلی تفاوت:**

ا۔ نئی اور پرانی نسل کے درمیان دوری کا تصور کس حد تک درست ہے؟ بحث کیجیے۔

ب۔ **صحت اور تندرستی:**

۲۔ کیا متوازن غذا میں فاسٹ فوڈ کو شامل کیا جا سکتا ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

ج۔ **تعلیم:**

۳۔ کیا علم حاصل کرنے کے لیے تعلیمی درس گاہوں میں جانا ضروری ہے؟ بحث کیجیے۔

د۔ **ٹیکنالوجی کی ایجادات:**

۴۔ جدید ٹیکنالوجی فائدہ مند ہے مگر اس کے نقصانات بھی ہیں۔ بحث کیجیے۔

ہ۔ **ماحول کا تحفظ:**

۵۔ کیا پانی کے غیر ضروری استعمال پر پابندی لگانا مناسب ہے؟ بحث کیجیے۔